OPEN ACCESS
Al-Qālam القلم
P-ISSN: 2071-8683; E-ISSN: 2707-0077
Volume 28, Issue, 2, 2023
http://alqalamjournalpu.com/

صلصلتہ الجرس، تحقیقی و تنقیدی جائزہ

Salsla tul Jars, A Critical Review

Dr. Rubina Yasmeen
Govt. College Women University, Faisalabad

Dr. Rabia Sarfraz
Govt. College University, Faisalabad

Abstract

KEYWORDS:

Tradition, Religious, Quran e Pak, Civilization, Sunnah, Worshiped

Date of Publication: 27-12-2023

CC BY NC ND

"صلصلة الجرس" is a long Naat poem consists of one book. It is written by Ameeq Hanfi. It is a religious poetry book. The Poem is about the life and seerah of our beloved Prophet Muhammad ﷺ. Before Islam, the Arabs were plunged into the darkness of ignorance. They worshiped idols. But after the arrival of last Prophet Hazat Muhammad ﷺ has enlightened the world. Hazart Muahmmad ﷺ changed their ways of living by Quran e pak and Sunnat.In this poem we learn about the life style of Arabs and civilization befor and after Islam.This poem shows Ameeq Hanfi's love and respect for the Prophet Muhammad ﷺ.

تمہید

حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین اور رحمتہ اللعالمین ہیں۔ آپ ﷺ کی ذاتِ پاک تمام انسانیت کے لیے کامل نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ پر عمل کرنے سے دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کی اطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔اسی لیے قرآن پاک میں اللہ پاک کا حکم ہے کہ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ

أَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ[1] اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کیا کرو۔ آپ ﷺ کی آمد سے لے کر آج تک آپ کی ذات وصفات بیان کرنے کے لیے نعت گوئی کی جاتی ہے۔ نعت گوئی میں کبھی تو سیرت نگاری کو موضوع بنایا جاتا ہے تو کبھی سراپا نگاری کو مرکز بنایا۔ عمیق حنفی کی شاعری کی خصوصیات کے بارے میں شمیم حنفی لکھتے ہیں: ""عمیق حنفی کی شخصیت میں ایک بے ساختہ کھرا پن تھا۔ ایک پر جوش سچائی اور بے لوثی، ایک فطری قسم کا کھرداپن، ایک طاقت ور ارضیت، ایک معصومانہ بے خوفی۔ یہی اوصاف عمیق حنفی کی شاعری کے بھی ہیں۔""[2]

مذہبی شاعری اور صلصلتہ الجرس

مذہبی شاعری میں شخصیت مرکزی مقام کی حامل ہوتی ہے۔ اگر ہم مذہبی شاعری کا مطالعہ کریں تو ہمیں حمدیہ نظموں کے برعکس نعتیہ نظمیں زیادہ ملیں گی۔ نعت حضرت محمد ﷺ کے دور سے لے کر آج تک ہر ادب عالیہ میں اہم مقام پہ رہی۔ اس کا سفر عربی زبان سے شروع ہو کے فارسی تک پہنچا اور پھر اردو اور پنجابی ادب کا حصہ بنا۔ پھر اس نے باقاعدہ صنف کی صورت اختیار کی۔ اور ہر ہیئت میں نعت کہی جاتی ہے۔ نعت کے لیے موضوعات بہت وسعت پر مبنی ہیں۔ سیرت وصورت دونوں موضوعات پر نعتیں تحریر کی جاتی ہیں۔ ہر شاعر کا اپنا انداز ہے کوئی سراپا نگاری کرتا ہے اور کوئی سیرت نگاری کو اپنا موضوع بناتا ہے۔

تمام پیغمبروں نے تاریخ مذہب میں ہمیشہ رسمی مذہب اور عادت پر مشتمل ریاضت کے خلاف انسانوں کو ترغیب دی ہے اور انہیں وجود اور زندگی کے ابدی اور اصلی منبع سے اپنا رشتہ جوڑنے کی دعوت دی گئی ہے۔ پیغمبرانہ روایت کی جدیدیت کا معانی ومفہوم یہی ہے کہ انسانیت کا رشتہ اس ابدی وازلی منبع سے جوڑنے کی کوشش کی جائے۔ "صلصلتہ الجرس" کا مرکزی خیال بھی یہی ہے۔ مثلاً جہاں انہوں نے پیغمبر اسلام کی انقلاب آفریں دعوت کا پس منظر تحریر کیا ہے وہاں انہوں نے "جاہلیہ" کے ذہنی اور تہذیبی مظاہر کو اجاگر کیا ہے۔

دشائیں ہند وایران وفلسطین کی کتابوں کو
پلٹتی ہیں کہ دیکھیں پھر سے بھولے بسرے خوابوں کو
درست آہنگ کرتی ہیں عقیدت کے ربابوں کو

سر کتا دیکھتی ہیں نور و ظلمت کے حجابوں کو

عناصر سے اذاں کی پر کشش آواز آتی ہے

خدائی اپنے مرکز کی طرف سب کو بلاتی ہے[3]

انسان کو دن میں پانچ بار اذاں کی آواز خدا کی طرف متوجہ کرتی ہے اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ ظلمت کے اندھیروں سے نکل کے نور کی طرف راغب ہو۔ "صلصلۃ الجرس" کم و بیش (۳۴) اجزاء (حصوں) پر مشتمل ہے اور یہ اجزاء مختلف مصرعوں پر مشتمل ہے۔ اس نظم کے ٹوٹل مصرعے ۱۴۴۴ ہیں۔ "صلصلۃ الجرس" پہلی دفعہ جولائی ۱۹۷۱ء میں مکتبہ شعر و حکمت حیدر آباد سے شائع ہوئی۔ "صلصلۃ الجرس" کے معنی گھنٹی کی آواز کے ساتھ وحی کا نزول ہے اس کی وضاحت اس حدیث پاک سے ہوگی:

"حضرت حارث بن ہشامؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا اور کہا یا رسول اللہ (بتلایئے) آپ پر وحی کیسے آتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کبھی تو ایسے آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار اور یہ وحی مجھ پر بہت سخت گزرتی ہے۔"[4]

عمیق حنفی شعر کو سوچ کر تحریر کرنے کے عادی ہیں اسی لیے شعر کہنے سے پہلے بہت زیادہ سوچ و بچار کرتے ہیں۔ عمیق حنفی کی شخصیت ایک مستقل اور مسلسل ذہنی سرگرمی کے تابع تھی۔ عمیق حنفی کا مطالعہ بہت وسیع تھا، دنیا کو بہت غور سے دیکھتے تھے۔ ماحول کا اثر بہت جلد قبول کر لیتے تھے۔ اپنے حواس پر پہرے نہیں بٹھاتے تھے۔ عمیق حنفی عام اور معمولی اشیاء سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ بے ساختہ، فطری تصنع سے عاری ہیئتیں، اشکال اور اشیاء ان کے لیے کبھی بھی غیر دلچسپ نہیں ہو سکیں۔ آپ عام انسانوں کی طرح سوچتے تھے۔ بقول شمیم حنفی:

"زندگی کے آخری چند برس اسلامیات اور تصوف کے مطالعے میں صرف ہوئے۔ جن دنوں وہ صلصلۃ الجرس لکھ رہے تھے ان کا تقریباً تمام وقت سیرت، تاریخ اور عربی زبان سے متعلق کتابوں کی نذر ہوا۔ سوچنا اور پڑھنا عمیق حنفی کے لیے ایک طرح کا نشہ تھا اور جب

تک وہ موضوع کو اچھی طرح اپنی بصیرت اور تفہیم کے حصار میں نہ
لے لیں انہیں چین نہیں آتا تھا۔"[5]

عہد جاہلیہ کا عہد حاضر سے موازنہ

"صلصلتہ الجرس" کے ابتدائی حصے میں جہاں عہد حاضر سے عہد جاہلیہ کا بچاؤ ہے۔ وہاں قاری اور شاعر یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ عہدِ حاضر کا انسان صنعتی اور حرفتی ترقی کے باوجود جہالت کے عہد کی طرف تو نہیں مائل ہو رہا۔

نظم کا پہلا حصہ دو مصرعوں پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ "سیاہ کف در وہاں سمندر" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور یہ آزاد نظم کی ہیئت میں تحریر کیا گیا ہے۔ اس حصے میں دنیا کی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد سے پہلے کی حالت کی عکاسی کی گئی ہے اور عمیق حنفی نے اس حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آمد کے انتظار کی گھڑی کا ذکر بھی کیا ہے۔ نظم کا یہ حصہ 30 مصرعوں پر مشتمل ہے اور اس حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آمد کو نوحؑ کے سفینہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضرت نوحؑ نے اپنے پیروکاروں کو پانی کے عذاب سے نجات دی تھی ویسے ہی آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے پیروکاروں کی مدد و حمایت کریں گے۔

ہر ایک دہلیز پر کھڑا ہے
عجیب وہم و گماں کا طوفان
اُمڈ پڑا ہے
وہ دور اک تختہ بہہ رہا ہے
سہارا جس کا سفینہ نوح سے بڑا ہے[6]

عمیق حنفی ہر ایک واقعہ کو شعری انداز میں بیان کرتے ہیں، "صلصلتہ الجرس' کا تیسرا حصہ "یہ نیم اسرار وادی سے نکل کر کون آتا ہے" حتیٰ کہ عمیق حنفی نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سواری کا ذکر بھی اس انداز میں کیا ہے۔ کہ وہ بھی شاعرانہ خیال میں ڈھل جاتی ہے۔

یہ قصوا اور جدعا کے نقوشِ پا
سیاہی پر چھڑکتے جا رہے ہیں روشنی کا عود و عنبر

سوار ان کا

دل وجاں کا امیر کارواں ہے[7]

اس طویل نظم کا چوتھا حصہ "خیر الانام خیر الانام" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اس حصے کا انداز نعتیہ ہے۔ اس حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود سلام کی اہمیت کو اس انداز میں تحریر کیا گیا ہے کہ یہ بھی نظم کی شکل میں سمو دیا گیا ہے اور نظم کے اس حصہ میں عمیق حنفی لکھتے ہیں کہ اصنام لات ومنات، عزیٰ، ہبل اور اساف جیسے بت پاش پاش ہو گئے۔ اس طرح کے بت جن کی زمانہ جاہلیت میں تمام عرب کے لوگ پوجا کرتے تھے وہ بھی ختم ہو گئے ہیں۔

وہ نور جس سے تھا تار تار ظلم جہول کا ہر غلاف

وہ نور جس سے اصنام صاف اوثان صاف انصاب صاف

تھے زیر خاک لاۃ مناۃ عزی وود ہبل واساف[8]

"صلصلتہ الجرس" کے حصے "بگولے رقص کرتے ہیں" میں سیاست کی مکر وفریب سے بھری ہوئی چالوں کو عمیق حنفی نے پر اثر انداز سے بیان کیا ہے:

وہ فرعونوں کی چنگیزوں کی لاشوں کے عناصر فتنہ خوذآرے

سیاست کی جنوں نیزی تجارت کی ہوسناکی کے جن جن میں اسیر

اڑادیتے ہیں جو لاکھوں کڑوڑوں جانداروں کو بنا کر بھاپ

مئے گلفام میں تر قہقہے یوں چھوٹتے ہیں جیسے آتش بازیاں ہوں[9]

اس کے بعد والے حصے میں جس محنت مشقت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ تمام انسان اپنی روزی کمانے کی کوشش وسعی میں مصروف عمل ہیں۔

الکاسب حبیب اللہ(صحیح بخاری، حدیث3740)

"محنت کار اللہ کا دوست ہے"

قرآن میں بھی محنت وسعی کی تلقین کی گئی ہے۔

لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلاَّ مَا سَعٰی (النجم53:39)

"ہر انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے"

عمیق حنفی "صلصلتہ الجرس" میں محنت کے متعلق ان الفاظ میں درج کیا ہے۔

قرآنی واقعات کا ذکر

صلصلتہ الجرس کے اس حصے میں زمانے کے نئے بتوں کی پوجا، شہوت پر مبنی، توہم پرستی، عقیدہ تثلیث، اسلام سے پہلے عربوں کی مذہبی حالت، عربوں کی فضیلت، طواف کعبہ، مکہ مکرمہ پر الرہبہ کا ہاتھیوں سمیت حملہ اور ابابیلوں کے ذریعے مکہ کی حفاظت اور اس کے علاوہ رذائل اخلاق میں سے حسد جیسی بری مرض کا ذکر کیا گیا ہے۔ عمیق حنفی نے مکہ پر اصحاب فیل کے حملہ کو اور جس طرح ابابیلوں کے ذریعے مکہ مکرمہ کی حفاظت کی یوں تحریر کیا ہے۔

بڑے غیض و غضب سے مکہ پر اصحاب فیل آئے
مگر طیراً ابابیل اَبر بَن کر یک بیک چھائے
پکی مٹی کی کنکریاں وہ چونچوں میں دبالائے
وبا تھی جس کے آگے حملہ آور رک نہیں پائے
تعجب! بت کدے کو قوتِ حق کیوں بچاتی ہے
خزاں کی اوٹ سے بادِ بہاری گنگناتی ہے[10]

صلصلتہ الجرس کے چھٹے حصے میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آمد کو عمیق حنفی نے بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔

اگلے حصے کو "سیپ نے کھول دیا منھ اپنا" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آمد کے وقت ساری دنیا میں جو تبدیلیاں آئیں ان کو عمیق حنفی نے دلکش پیرائے میں بیان کیا ہے۔ اسی طرح نظم کے آٹھویں حصے کو "یہ بنو سعد کی ہے خیمہ گاہ" کا نام دیا گیا ہے۔ اس حصہ میں بنو سعد میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آمد کے ساتھ خوشحالیاں پیدا ہوئیں ان کا ذکر کیا گیا ہے اور اسی حصہ میں چاک صدر کو جو واقعہ بنو سعد میں

رہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ پیش آیا اس کا بھی ذکر ہے۔ عمیق حنفی نے اس واقعہ کو یوں تحریر کیا ہے:

وہ ہیولے سے شخص نور آثار
پیکر انوار پیر ہن انوار
عرش سے اترے اور آئے قریب
رک گئے تھے جہاں وہیں سرکار
کر کے سرکار کو زمیں پہ دراز
چیر کر سینہ کھول ڈالا غار
ننھے سینے میں ڈھونڈتے کیا ہیں
جھانکتے ہیں در دن دل سو بار
اسم اعظم تلاش کرتے ہیں
یا دل کائنات کے اسرار[11]

صلصلۃ الجرس میں "سبز دامن جیاد" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی برکت سے جہاں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بنو سعد کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہر طرف سبزہ ہی سبزہ پایا جاتا ہے۔ عمیق حنفی نے اسے اپنے الفاظ میں یوں ڈھالا ہے:

سفر شام

اس نظم کے دسویں حصہ کو "ایک دن سوچا کہ گلہ چھوڑ کر" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس سے اگلے حصے میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پہلا سفر جو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ شام کے طرف تجارت کی خاطر کیا اور وہ راہب جس نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں نبوت کی ساری نشانیاں دیکھنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا کو فرمایا کہ اس بچے کو واپس لے جاؤ اس واقعہ کو عمیق حنفی نے بڑے پر اثر اور دل فریب زبان میں بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

موند لیں آنکھیں اجالا پتلیوں میں گھیر کر
اور اپنی دھن میں پھر بوڑھا بحرا کھو گیا
قافلہ بہر تجارت ساتھ میں لایا تھا مشک
مشک بھی وہ مشک جو جان جہاں مہکا گیا
شام کا پہلا سفر تو ہے سفر کی ابتدا
زندگی کے سامنے پھیلا ہے لمبا راستہ
اس سفر کی ابتدا دنیا تو عقبیٰ انتہا
از مکاں تا لامکاں ہے دور تک یہ سلسلہ [12]

بحیرہ راہب نے کم سن رسول سیدنا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضیافت میں آنے کی درخواست کی اور پھر لوگوں کو آگاہ کیا کہ یہی وہ آخری نبی ہیں جن کا ذکر پاک مقدس انجیل میں موجود ہے۔ اس راہب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کو نہ صرف مشورہ دیا بلکہ اس بات پر راضی بھی کیا کہ وہ اس عظیم بچے کو واپس مکّہ لے جائیں کیوں کہ بہت سے یہودی اس متبرک بچے کی جان مبارک کے دشمن ہیں اور وہ ان کی تلاش میں ہیں ۔

پہلی وحی کا بیان

صلصلتہ الجرس کے اگلے حصے کو "روح کی طرح گہرا ہے غار حرا" کا نام دیا گیا ہے۔ اس حصے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی جو غار حرا میں نازل ہوئی اس کا ذکر ہے اور جس طرح حضرت خدیجہ کے کہنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ورقہ بن نوفل جو کہ انجیل اور تورات کا عالم تھا اس کے پاس لے جایا گیا اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت کی تصدیق کی۔ اس کا ذکر کیا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ دوسری وحی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

طلسم عناصر تمام میں معراج شریف کا پورا واقعہ تحریر کیا گیا ہے عمیق حنفی نے بڑے اچھے الفاظ میں اس واقعہ کو تحریر کیا ہے:

بیک جست بیت المقدس میں لے آئی براق
سلیمانؑ کے ہیکل خاص پر
ابراہیمؑ و موسیٰؑ شریک نماز
رفیق سفر جبرئیلؑ[13]

صلصلۃ الجرس کے چودھویں حصے کو "کر کبھی فرصت میں اے ذہن فساد" میں قوم عاد پر جو سات راتوں اور آٹھ دنوں تک آندھی چلتی رہی اس کو عمیق حنفی نے شاعری کی زبان میں ڈھالا ہے۔ پندرھویں حصے کو " مرا ماحول کہتا ہے" کا نام دیا گیا ہے۔ اس حصے میں آج کے دور کی تصویر شاعرانہ انداز میں عمیق حنفی نے بیان کی ہے۔ سولھویں حصے کو "میرے ہم نواؤ" کے نام سے جانا گیا ہے اس میں شاعر موجودہ دور سے پیچھا چھڑانے کی اپنے ساتھیوں کو دعوت دے رہا ہے۔

چلو ہم بھی الفاظ کی بت پرستی سے دامن بچائیں
علامت پرستی سے پیچھا چھڑائیں
علامت کو ہم بس علامت ہی مانیں
علامت فقط راستہ ٹھہرا منزل نہیں ہے
لہو کا تموج ہے یہ دل نہیں ہے[14]

صلصلۃ الجرس کے اگلے حصے " ورق تاریخ کے پٹے "کا نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اٹھارھویں حصے کو " زمین کا نور بھی خدا آسمان کا نور بھی خدا" کے نام سے متعارف کروایا گیا ہے۔

توحید کی دعوت

صلصلۃ الجرس کے انیسویں حصہ میں اللہ تعالی کی وحدانیت اور توحید کا ذکر کیا گیا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اللہ تعالی کی وحدانیت کی تبلیغ کی تو قریش مکہ کے سردار اور عمادین بہت ناراض ہوئے۔ بیسویں حصے کو اسی لیے شاعر نے 'یہ قریش کے بڑے عمائد بزرگ قائد بہت خفا ہیں" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جس

طرح قریش کے سردار آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیروکاروں پر ظلم ڈھاتے تھے اس کو عمیق حنفی نے ان الفاظ میں تحریر کیا ہے۔

آپ حرم میں محو دعا ہیں
عقبہ اونٹ کی اوجھ اٹھالایا ہے
جیسے ہی سجدے میں گئے ہیں اوجھ کو پیٹھ پہ لا دیا ہے[15]

اس سے اگلے حصے میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے قبیلے کے لوگوں کو جس طرح کوہ صفا پر اسلام کی تبلیغ کی تھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ صلصلتہ الجرس نظم کے بائیسویں حصے کا نام "کسی کی آواز چشم دل کو مہیب منظر دکھارہی ہے" کے نام سے موسوم ہے اس میں قیامت کا منظر بیان کیا گیا ہے۔ عمیق حنفی نے بڑے خوبصورت انداز میں مناظر قیامت کو شاعرانہ زبان میں تحریر کیا ہے۔

پار افق کے لیے پتلی بے وید ہ دیکھتی آنکھ
اشک ندامت صاف چمکتے پانی کی اک جھیل
چادر آب پہ کہرا کہرا باغ کا عکس جمیل
شعلہ شعلہ ریت کے بیچ میں جھیل جھیل میں باغ
ایسا عجیب کہ جس کو تصور کر نہ سکیں دل اور دماغ
ٹھنڈے ٹھنڈے سائے کا ہے سبزہ سبزہ فرش
پتی پتی کلی کلی آئینہ حسن عرش
گاتی خوشبو ناچتے رنگ
مطرب پیڑ اور شاخیں چنگ

نظم کے چوبیسویں حصے کو عمیق حنفی نے شہر مکہ ایک وادی غیر ذی زرع یہاں کا نام دیا ہے اور اس حصے میں مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کو بیان کیا گیا ہے۔

حکم ربی ہے کہ اپنے بدنصیب آبا کا شہر

جس کو ہونا ہے کبھی بلد الامین

شہر مکہ چھوڑ کر یثرب چلیں[16]

اس طویل نظم کے پچیسویں حصے کو عمیق حنفی نے "اللہ کا وہ عبد کہ ہے قرۃ العین" کے نام سے موسوم کیا ہے۔اس حصے میں شاعر نے شمائل نبوی کو شاعرانہ رنگ میں ڈھالا ہے جیسا کہ

پیشانی کشادہ ہے کتاب انوار

گنجان بھی باریک بھی ابرو خمدار

اللہ کا جیسے ہو الف لکھا ہوا

دو آبرؤوں کے بیچ میں اک رگ کا ابھار[17]

صلصلتہ الجرس کے چھبیسویں حصے کو "دائرہ در دائرہ کون ومکان کے اصل مرکز کی طرف "کا نام دیا گیا ہے۔ نظم کے ستائسویں حصے کو "اہل مکہ کے ستم کی بھٹیوں کے تیز شعلوں میں" کا نام دیا گیا ہے اس حصے میں مسلمانوں اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اہل مکہ کے ظلم وستم کا ذکر ہے۔اس کے بعد جنگ بدر کا ذکر بھی بڑے شاعرانہ کمال سے کیا ہے۔صلصلتہ الجرس کا اٹھائیسویں حصے کو عمیق حنفی نے "صدائے بوق اور ناقوس کی آواز کے ہم راہ" کے نام سے موسوم کیا ہے اس حصے کو عمیق حنفی نے غزل کی شکل میں تحریر کیا ہے۔اس نظم کے بارے میں زبیر رضوی لکھتے ہیں:

> ”صلصلتہ الجرس جیسی نظم رسول ﷺ کی سیرت کو موضوع بنا کر لکھی۔ کئی ماہ تک قرآن کی تفسیر پڑھی۔ سیرت رسول ﷺ پر جس قدر بھی مواد اکٹھا ہو سکتا تھا، اکٹھا کیا اور پھر جذب کی کیفیت میں ڈوب گئے۔ آواز دو، بات کرو، بانہیں پکڑ کے روکو، چائے پلاؤ یا پان، عمیق حنفی کا اوڑھنا بچھونا اور استغراق ”صلصلتہ الجرس“ اور اس کی تکمیل تھی۔“[18]

انتیسویں حصے کو "دو ہزار اسلامیاں" کا نام دیا گیا ہے اس میں مسلمانوں نے جو عمرہ کے ارادے سے سفر مکہ کی طرف کیا گیا تھا اس کا ذکر ہے۔ نظم کے تیسویں حصے کو "کہہ رہا ہے خدا" کے عنوان سے عمیق حنفی نے متعارف کروایا ہے۔ عمیق حنفی نے اس کو یوں بیان کیا ہے۔

اکتیسویں حصے کو "کعبتہ الکونین" کے نام سے موسوم کیا ہے اور بہت اچھی اور شستہ زبان استعمال کی ہے اور اس حصے میں خطبہ حجتہ الوداع کو شاعرانہ زبان میں ادا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

رحمتہ اللعالمین
آئے ہیں کرنے ادا حج الوداع
آج ہونے والی ہے تکمیل دین
یادگار دین ابراہیم
دیکھ پھر ہے آتش نمرود سرد
سارے خیر اللہ گرد[19]

بتیسویں حصے کو "بہت تیز شعلے بھڑکنے لگے ہیں" کے نام سے عمیق حنفی نے متعارف کروایا ہے۔ اس حصہ میں حضور ﷺ کی تبلیغ کی تکمیل کا ذکر کیا ہے اور آپ ﷺ کو آخری نبی ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے بقول شاعر:

یہ الفاظ ہیں اس نبی کے
جو ختم الرسل ہے[20]

تینتیسویں حصے کو "ہزاروں گھنٹوں کی گونج میں لپٹی ہوئی آواز آتی ہے" کے نام سے موسوم کیا ہے۔

شمیم حنفی اپنے مضمون 'عمیق حنفی کی شاعری' میں رقم طراز ہیں:

"عمیق حنفی نے اپنے معاصرین میں طویل نظموں کے لحاظ سے جو امتیاز حاصل کیا اس کا یہ پہلو بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ عمیق حنفی بڑے کینوس کی تصویر بنانے کا غیر معمولی حوصلہ رکھتے تھے۔ ان کی طبیعت میں بے چینی بہت تھی۔ ایک مستقل عجلت پسندی اور اضطراب۔ ان کا ذہن اور حواس چھوٹے دائرے میں گھٹنے لگتے تھے اور چونکہ مہیب مسئلوں اور تجربوں کا بوجھ اٹھانے کی طاقت ان میں بہت تھی اس لیے اپنے اظہار کی خاطر وہ کسی میدان کے انتخاب سے ڈرتے نہیں تھے۔"[21]

نتائج بحث

صلصلۃ الجرس میں عمیق حنفی نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی سے محبت کے اظہار کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے تقریباً حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی کے ہر ایک حصے کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی، عبادت، اخلاقیات، ایمانداری اور اس کے علاوہ سفر شام کے دوران جو پیشین گوئی آپ کے بارے میں کی گئی، اس کا ذکر ہے۔ پہلی وحی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح مرحلہ بہ مرحلہ آپ ﷺ کی زندگی اور سیرت نگاری بہت خوبصورت انداز میں بیان کی گئی ہے۔

****

حواشی و حوالہ جات

[1] النسا، 59:4

Al-Nisa 4: 59

[2] شمیم حنفی، **عمیق حنفی کی شاعری**، مشمولہ: آج کل، جلد ۵۰، شمارہ:۱، اگست ۱۹۹۱، (نئی دہلی: پبلی کیشنز ڈویژن)، ص۳

Shamim Hanfi, ***Ameeq Hanfi ki Shairi***, Mashmoola: *Aaj Kal, Copy:50, Issue 1, August 1991*, (New Dehli: Publications Division), 3

[3] عمیق حنفی، **صلصلۃ الجرس**، (حیدر آباد: نیشنل فائن پرنٹنگ پریس، ۱۹۷۱ء)، ص۳

Ameeq Hanfi, ***Salala-tul-Jars,*** (Haiderabad: National Fine Printing Press, 1971),3

[4] ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، **بخاری شریف**، (جلد اول)، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، ص ۱۰۲-۱۰۳

Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail Bukhari, *Bukhari Sharif (Copy 1st)*, (Lahore: Maktaba e Rahmania), 102-103

[5] شمیم حنفی، **عمیق حنفی کی شاعری**، مشمولہ: آج کل، جلد ۵۰، شمارہ:۱، ص۶

Shamim Hanfi, ***Ameeq Hanfi ki Shairi***, Mashmoola: *Aaj Kal, Copy:50, Issue 1,6*

[6] عمیق حنفی، **صلصلۃ الجرس**، ص۱۸

Ameeq Hanfi, ***Salala-tul-Jars,*18**

[7] عمیق حنفی، **صلصلۃ الجرس**، ص۱۹

Ameeq Hanfi, ***Salala-tul-Jars,*19**

[8] عمیق حنفی، **صلصلۃ الجرس**، ص23

Ameeq Hanfi, ***Salala-tul-Jars,23***

9 عمیق حنفی، **صلصلۃ الجرس**، ص25

Ameeq Hanfi, ***Salala-tul-Jars,25***

10 عمیق حنفی، **صلصلۃ الجرس**، ص34

Ameeq Hanfi, ***Salala-tul-Jars,34***

11 عمیق حنفی، **صلصلۃ الجرس**، ص41-42

Ameeq Hanfi, ***Salala-tul-Jars,41-42***

12 عمیق حنفی، **صلصلۃ الجرس**، ص51

Ameeq Hanfi, ***Salala-tul-Jars,51***

13 عمیق حنفی، **صلصلۃ الجرس**، ص57

Ameeq Hanfi, ***Salala-tul-Jars,57***

14 عمیق حنفی، **صلصلۃ الجرس**، ص64

Ameeq Hanfi, ***Salala-tul-Jars,64***

15 عمیق حنفی، **صلصلۃ الجرس**، ص71

Ameeq Hanfi, ***Salala-tul-Jars,71***

16 عمیق حنفی، **صلصلۃ الجرس**، ص81

Ameeq Hanfi, ***Salala-tul-Jars,81***

17 عمیق حنفی، **صلصلۃ الجرس**، ص85

Ameeq Hanfi, ***Salala-tul-Jars,85***

18 زبیر رضوی، عمیق حنفی:اندھیرے میں سوچنے کی مشق، مشمولہ:آج کل،جلد ۵۰، شمارہ :۱، اگست ۱۹۹۱، نئی دہلی: پبلی کیشنز ڈویژن، ص۸

Zubair Rizvi, Ameeq Hanfi, ***Andhairy mai Sochny ki Mashq***, Aaj Kal, Vol 50, No1, Aug 1991, (New Dehli: Publication Division),8

19 عمیق حنفی، **صلصلۃ الجرس**، ص101

Ameeq Hanfi, ***Salala-tul-Jars,101***

20 عمیق حنفی، **صلصلۃ الجرس**، ص104

Ameeq Hanfi, ***Salala-tul-Jars,104***

21 شمیم حنفی، **عمیق حنفی کی شاعری**، مشمولہ: آج کل، جلد ۵۰، شمارہ:۱، اگست ۱۹۹۱، ص۵

Shamim Hanfi, ***Ameeq Hanfi ki Shairi***, Mashmoola: *Aaj Kal, Copy:50, Issue 1, August 1991,5*